Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۲۴ شعبان ۱۴۱۰ھ، ۲۲ امان ۱۳۶۹ ہش، ۲۲ مارچ ۱۹۹۰ء | نمبر ۶۷

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں پنجابی میں کہاوت ہے کہ کتا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے سو ایسا ہی چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ رُوح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کر سکتا۔ چاہیئے کہ ہر وقت دعا سے کام کرتا رہے اور درد وگداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مریگا"

"یہ سچ ہے کہ انسان کے واسطے یہ مشکل ہے کہ وہ سچی توبہ کرے ایک طرف سے توڑ کر دوسری طرف جوڑنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ ہاں مگر جسے خدا تعالےٰ توفیق دے۔ ہاں ادب سے۔ حیا سے۔ شرم سے اُس سے دُعا اور التجا کرنی چاہیئے کہ وہ توفیق عطا کرے اور جو ایسا کرتے ہیں وہ پا بھی لیتے ہیں اور اُن کی سنی بھی جاتی ہے صرف باتونی آدمی مفید نہیں ہوتا۔ کپڑا جتنا سفید ہوتا ہے اور پہلے اس پر کوئی رنگ نہیں دیا جاتا۔ اتنا ہی عمدہ رنگ اس پر آتا ہے۔ پس تم اس طرح اپنے آپ کو پاک کرو تا تم پر خدائی رنگ عمدہ چڑھے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۴۶)

سوئے ظن سے بچو

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (اوّل) اللہ آپ سے راضی ہو

"میں تمہیں ایک عام شر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ وہ بدظنی ہے جن لوگوں نے اس مرض کے علاج بتائے ہیں ان میں سے ایک امام حسن بصری بھی ہیں۔ آپ حضرت عمرؓ کی خلافت میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے اجداد عیسائی تھے۔ یہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دجلہ کے کنارے پر گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوجوان بیٹھا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے بڑی حسین۔ ان کے درمیان شراب کا مشکیزہ پڑا ہے وہ اسے پی رہے ہیں اور بعض وقت عورت اس نوجوان کو چُوم بھی لیتی ہے۔ میں نے اُس وقت کہا کہ یہ لوگ کیسے بدکار ہیں۔ باہر سرِ میدان بدذاتی کر رہے ہیں۔ اتنے میں ایک حادثہ ہو گیا۔ ایک کشتی آ رہی تھی وہ ڈوب گئی۔ عورت نے اشارہ کیا تو وہ نوجوان کودا اور چھ آدمیوں کو باہر نکال لایا۔ پھر آواز دی کہ او حسن! ادھر آ۔ تو بھی ایک کو تو نکال۔ نادان یہ تو میری ماں ہے اور مشکیزہ میں دریا کا مصفّٰی پانی ہے۔ ہم بھی تیری آزمائش کو یہاں بیٹھے تھے کہ دیکھیں تم میں سوءظنی کا مرض گیا ہے یا نہیں۔ امام حسن بصری فرماتے ہیں اس دن سے میں ایسا شرمندہ ہوا کہ کبھی سوءِ ظن نہیں کیا۔ سو تم بھی اس سے بچو۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۵۰-۴۹)

مغربی جرمنی کے غریب احمدیوں کا ایثار

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہُ اللہ مغربی جرمنی کی جماعت کی قابلِ تقلید مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

"غریب لوگ ایسے بھی ہیں جو فاقہ کش ہیں۔ جو ایک کمرے میں دس دس کا خاندان لئے بیٹھے ہیں، لیکن جب سے سو (بیوت الذکر) کی تحریک کی ہے ان کو لگن لگ گئی ہے کہ کس طرح ہم خدا کی راہ میں چندہ دیں تاکہ ہماری جماعت اس تحریک کو پورا کرنے میں سُرخرو ہو سکے۔"

(الفضل ۸ مارچ ۱۹۹۰ء صفحہ ۵)

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری کی اہلیہ صاحبہ کو ہائی بلڈ پریشر کے باعث دل کا شدید عارضہ ہو گیا ہے۔ موصوفہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ عزیز مبابل احمد (جو وقف نو میں شامل ہے) ہفتہ عشرہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔

○ مکرم نصر اللہ خان صاحب بھٹی۔ ڈرگ روڈ کراچی کی اہلیہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔

○ مکرم مرزا منظور احمد صاحب شاد (لالہ موسیٰ) کی ہمشیرہ تین چار ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ نیز وہ اپنے والد مکرم میاں نور عالم صاحب اور والدہ محترمہ کیلئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

○ مکرم خواجہ غلام محمد صاحب کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم عرفان احمد صاحب شہزاد کے گردے کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب (ربوہ) کی بیٹی عزیزہ طاہرہ ملک ایم ایس سی ان دنوں کیلیفورنیا یونیورسٹی (امریکہ) میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ اب مارچ کے آخر میں ان کا آخری ٹیسٹ ہو رہا ہے۔

○ عزیزہ امۃ الحفیظ لبنیٰ بنت منور احمد قمر ایف اے کا امتحان دے رہی ہیں۔

احباب سب کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

مکرم منصور احمد بشیر سابق مربی ڈنمارک حال کارکن الفضل کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۹۰ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ نے امۃ المنصور عطا فرمایا ہے۔ بچی وقفِ نو میں شامل ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی عمر عطا کرے۔ اور نیک و خادمِ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ، ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲، امان ۱۳۶۹ ہش ۲۲، مارچ ۱۹۹۰ء

آئندہ سات سال

محترمہ بے نظیر بھٹو۔ وزیراعظم پاکستان ۔ نے گذشتہ روز مینار پاکستان کے سائے میں قرارداد پاکستان کی گولڈن جوبلی مناتے ہوئے جن باتوں کی طرف قوم کی توجہ مبذول کروائی ہے وہ ہیں تو ساری کی ساری بہت خوب لیکن ایک بات نے خاص طور پر ہمارے دل پر اثر کیا اور وہ بات یہ ہے کہ آپ نے کہا کہ قرارداد پاکستان منظور ہونے کے سات سال بعد پاکستان کا حصول ممکن ہو گیا تھا۔ آج اس قرارداد کی گولڈن جوبلی منائی جارہی ہے۔ آج سے سات سال بعد پاکستان کے قیام کی گولڈن جوبلی منائی جائے گی۔ آپ نے کہا میں قوم سے پوچھتی ہوں کہ وہ ان سات سالوں میں کیا کچھ کریں گے اور پاکستان کو کیا سے کیا بنا دیں گے۔

ہے تو یہ ایک سوال لیکن دراصل یہ عزم حوصلہ ہمت اور بہت کچھ کر گزرنے کے لئے ایک تازیانہ ہے۔ قوم کے ہر فرد کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اگر سات سال میں پاکستان کو وجود میں لانا ممکن ہوگیا تھا تو بنے بنائے پاکستان کو سات سال میں وہ کچھ بنایا جاسکنا چاہیئے جس سے دنیا حیران رہ جائے۔ آخر پاکستان کا وجود میں آنا بھی تو ایک محیرالعقول کارنامہ تھا۔ اب تو اس سے بڑھ کر محیرالعقول کارنامہ سرانجام دیا جانا چاہیئے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر آج سے ہر پاکستانی یہ تہیہ کر لے کہ میں نے آئندہ سات سالوں میں پاکستان کو اپنی تمام صلاحیتیں استعمال کر کے ایک عظیم الشان ملک بنا دینا ہے تو بات نہ صرف ممکن ہو سکتی ہے بلکہ اس کے بعد آنے والے سالوں ـــ اور زمانوں ـــ کے لئے بھی مشعل راہ کا کام دے گی۔ ہم جہاں کہیں بھی ہیں۔ اپنی حالت کو بہتر بنالیں۔ اپنے کام کو بہتر بنالیں۔ اپنے بھائی اور اپنے ساتھی کے ہاتھ پکڑ کر چلیں۔ کسی کو پیچھے نہ رہنے دیں۔ کسی کے کام میں روڑے نہ اٹکائیں۔ کسی کو برا بھلا نہ کہیں۔ کسی پر کوئی قدغن نہ لگائیں۔ تنقید کریں تو مثبت تنقید کریں۔ خود سیکھیں اوروں کو سکھائیں۔ خود پڑھیں اوروں کو پڑھائیں۔ خود آگے بڑھیں اوروں کو آگے بڑھائیں۔ دوسروں کی خامیوں پر انگلی اٹھانے کی بجائے اپنی خامیوں پر غور کریں۔ اگر ہم سب مل جل کر ایسا کریں تو آئندہ سات سالوں میں پاکستان یقیناً ایک عظیم ملک بن جائے گا اور ہم دنیا کی ایک عظیم قوم بن جائیں گے۔

ہر اوج و پیچ آپ کو سمجھائے گی یہ بات
ہوتا ہے اپنا دن کبھی ہوتی ہے اپنی رات
ملتا ہے سب کو حصۂ وافر لکھا ہوا
آسائشوں کے پہلو بہ پہلو ہیں مشکلات

ـــ ابوالاقبال

○

اَے طالبِ دُنیا ! ہے کبھی تُونے یہ سوچا
مُردار ہے دنیا جسے کُتّوں نے دبوچا
انساں کی نہیں، ہے سگِ دُنیا کی یہ خصلت
جب لاشے کو دیکھا اسے کھایا اسے نوچا

○

لگاتے ہیں نعرے بصد طمطراق
محبّت ہمارا سیاق و سباق
یہ کیا ہو گیا ہے کہ اب چار سُو
کرپشن ، سمگلنگ ، عداوت ، نفاق

○

وہ کہتے ہیں : ہم ہیں قوم
مَیں کہتا ہوں : تم نہیں قوم
پاؤں پہ اپنے جو نہ کھڑی ہو
کیسے کہوں میں اُس کو قوم

○

اپنی کھیتی کی حفاظت کیلئے
تھی لگائی مَیں نے اک مضبوط باڑ
رفتہ رفتہ دیکھتے ہی دیکھتے
کھا گئی کھیتی کو وہ مضبوط باڑ

محمد سعید انصاری

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی فیس بہت زیادہ ہے

مسٹر وسیم سجاد

کان۔ ناک اور گلے کی امراض کے متعلق پاکستان سوسائٹی آف

OTORHINOLARYNGOLOGY

(ہم تو اس کا تلفظ نہیں کر سکے۔ کیا آپ نے کر لیا ہے؟) کی کانگریس کا ۱۰ تاریخ کو آغاز ہوا۔ اس کانگریس میں شرکت کے لئے متعدد پاکستانی سپیشلسٹ ڈاکٹروں کے علاوہ بیرون ملک سے بھی متعدد ڈاکٹر تشریف لائے ہیں اس موقع پر مسٹر وسیم سجاد سینٹ کے چیئرمین نے اس امید کا اظہار کیا کہ بہتر سے بہتر اوزار میسر ہونے کے باعث ناک کان اور گلے کے سپیشلسٹ ڈاکٹر بہترین سروس دے سکیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ اکثر سپیشلسٹ ڈاکٹر اپنی سوسائٹی کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے کام کر رہے ہیں۔ یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ وہ اپنی خدمات کو بہتر بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں البتہ اس بات کا انہوں نے فکر انگیزی کے ساتھ ذکر کیا کہ علاج پر جو رقم خرچ آتی ہے خاص طور پر سپیشلسٹوں سے علاج کروانے میں وہ عام آدمی کی استطاعت سے زیادہ ہے اسی لئے لوگ سپیشلسٹوں کے پاس جانے سے کتراتے ہیں اس سلسلے میں انہوں نے سینیئر ڈاکٹروں سے اپیل کی کہ انہیں اس مسئلے پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے اور یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ غریب طبقے کی کس طرح خدمت کر سکتے ہیں ان کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے جو حکومت ڈاکٹروں کی تعلیم و تربیت کے لئے بجا لاتی ہے مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ ان سب باتوں کے باوجود زیادہ بہتر نتائج مترتب نہیں ہو سکتے۔ اگر نہایت مخلص کارکن میسر نہ آ سکیں مسٹر وسیم سجاد نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ لوگوں کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ کس کس قسم کے علاج فراہم کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات بیمار اس لاعلمی کی وجہ سے اپنا علاج کروانے سے قاصر رہتا ہے۔

اس سلسلے میں انہوں نے خاص طور پر بچپن میں بہرے پن کا ذکر کیا اور کہا کہ وقت پر والدین کو پتہ چل جائے کہ کہاں علاج کروایا جا سکتا ہے تو وہ یقیناً اپنے بچوں کے بہرے پن کا علاج کروائیں۔

انہوں نے کانگریس کا انتظام کرنے والوں سے کہا کہ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی تجاویز اور مشورے سینٹ کی صحت کی سب کمیٹی کو ارسال کریں تاکہ ان پر کوئی کارروائی کی جا سکے۔

پروفیسر ایم لطیف ملک نے کانگریس میں شرکت کرنے والے نمائندگان کو خوش آمدید کہا اور حکومت کو اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ ہسپتالوں میں کان ناک اور گلے کے سپیشلسٹوں کے لئے آسانیاں مہیا کی جانی چاہئیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر حکومت اس سلسلے میں مدد کرے تو کان ناک اور گلے کی بیماریوں کیلئے ایک الگ ادارہ قائم ہونا چاہیئے سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر اشتیاق خاں نے کہا کہ کان ناک گلے کے سلسلے میں اوزار بیرون ملک سے منگوانے پر جو پابندی عائد ہے اس کو فوری طور پر دور کیا جائے اور یہ اوزار ڈیوٹی فری ملک میں درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

انہوں نے وظائف کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ بیرون ملک جا کر تعلیم حاصل کرنے کے لئے وظائف دینے پر بھی غور کیا جانا چاہیئے۔

ایک جاپانی پروفیسر کی باتیں

واساشی نشی ہارا جاپان میں نیشنل ڈیفنس اکیڈمی میں عالمی تعلقات عامہ کے پروفیسر ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان دوسرے ممالک کو زیر تسلط لانے کی کوشش کر رہا ہے اور یہ نہ صرف اس کے ہمسایہ ملکوں کی پریشانی کا باعث ہے بلکہ جاپان بھی اس سے متاثر ہوتا ہے۔

پروفیسر نشی ہارا اسلام آباد میں انسٹی ٹیوٹ آف سٹریٹیجک سٹڈیز کے زیر اہتمام "علاقائی حفاظت میں جاپان کا کردار" کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ جاپان کے لئے یہ بات آسان نہیں ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے معاملات میں کسی کی طرف داری کرے۔ خاص طور پر ایسی حالت میں کہ کشمیر کی وجہ سے دونوں کے تعلقات خراب ہوتے چلے جائیں۔ جاپان تو اس نظریے کی حمایت کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کو یہ کردار ادا کرنا چاہیئے یا اب سارک کا پلیٹ فارم بھی اس کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر پاکستان نیوکلیر اسلحہ بنائے تو جاپان اس کی حمایت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے پاکستان اور ہندوستان دونوں کو مشورہ دیا کہ نیوکلیر کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے آپس میں ایک معاہدہ کریں۔ البتہ انہوں نے کہا کہ پاکستان اگر نیوکلیر ہو بھی جائے تو جاپان پاکستان کی مدد سے ہاتھ نہیں روکے گا کیونکہ جاپان۔ بھارت اور چین کو بھی ایسے عمل کے بعد مدد دے رہا ہے اور ہندوستان کے متعلق پروفیسر موصوف نے کہا کہ وہ اقتصادی مدد جاری رکھیں گے جس طرح کہ سری لنکا۔ بنگلہ دیش اور پاکستان کی مدد بھی جاری رکھی جائے گی۔ پاکستان کی افغان پالیسی کا بھی انہوں نے ذکر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنوبی ایشیا میں جاپان کے لئے کوئی ایسا کردار نہیں ہے جو وہ ادا کرنا چاہے گا۔ البتہ امریکہ کی فوجی موجودگی ڈیگو گارشیا اور فلپائن کے لئے (وہ بحر ہند میں اس وقت موجود ہے) حمایت جاری رکھے گا۔

عالمی حالات کا جائزہ لیتے ہوئے جاپانی پروفیسر نے کہا کہ اگرچہ یورپ میں سرد جنگ تو ختم ہو چکی ہے لیکن ایشیا میں اس کا عمل ابھی تک جاری ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے دو کوریاؤں۔ دو چین اور جاپان اور روس کے آپس میں جھگڑے کا ذکر کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حال ہی میں روس کے جنوبی کوریا آسیان (ASEAN) ممالک۔ جاپان۔ چین اور پاکستان کے ساتھ تعلقات بہتر ہوئے ہیں اور اسی طرح چین اور ہندوستان کے تعلقات بھی پہلے سے بہتر ہو گئے ہیں۔ ان تمام باتوں کے باوجود ایشیا میں ایسے عوامل موجود رہیں جو استحکام پر بری طرح اثر انداز ہو سکتے ہیں انہوں نے دونوں کوریاؤں کے آپس میں تعلقات خراب ہونے اور چین اور ہانگ کانگ کے اور پاکستان اور ہندوستان کے اور امریکہ اور فلپائن کے اور جاپان اور امریکہ کے۔ اور چین اور روس کے تعلقات کے خراب ہونے کا ذکر کیا اور اس سلسلے میں چین میں جمہوری تحریک کو دبانے کا بھی ذکر آیا۔ جہاں تک جاپان اور امریکہ کے تعلقات کا سوال ہے وہ زیادہ تر اقتصادی اور تجارتی امور کی وجہ سے خراب ہیں امریکہ کا جاپان کے ساتھ تجارت میں ۵۰ بلین ڈالر خسارہ ہے اس لئے انہوں نے کہا کہ ہمارے وزیر اعظم کائی فو اس دباؤ کا مقابلہ کر رہے ہیں کہ جاپان پر آمدات کم کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حالات چاہے کچھ ہی ہوں ہم اپنی حفاظتی پالیسی جاری رکھیں گے اور کسی صورت میں بھی کسی پر اپنا تسلط جمانے کی کوشش نہیں کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جاپان کسی صورت میں بھی جنگی اسلحہ کسی دوسرے ملک کو فروخت نہیں کرے گا۔ پروفیسر موصوف نے کہا کہ اگر امریکہ ایشیا کو چھوڑ جائے تو جاپان کا ہرگز یہ ارادہ نہیں ہے کہ وہ اس خلاء کو پر کرے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ امریکہ کسی صورت میں بھی ایشیا کو چھوڑ نہیں سکتا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا ملک ڈیفنس کے لئے ۳۰ بلین ڈالر خرچ کر رہا ہے۔ جو عام حالات میں ضرورت سے زیادہ معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ین کے افراط زر سے ۵۰ فی صد متاثر ہو جانے کی وجہ سے یہ رقم زیادہ لگتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھنے والی بات ہے۔ کہ اس رقم کا ۶۰ فی صد تو تنخواہوں میں جاتا ہے سب سے زیادہ خطرہ انہیں روس سے ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ روس میں مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے متعلق ان کا کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا کہ جاپان کے لئے تو یہ بات بہت مفید ہے کیونکہ اس طرح روس کا زور کم ہوتا ہے

اسرائیل فلسطینیوں سے گفتگو کرے

امریکی حکومت نے اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فلسطینیوں کے ساتھ گفت و شنید کے آغاز میں تاخیر نہ کرے اور اسی مطالبے کے ساتھ اسرائیل کی لیکوڈ پارٹی (LIKUD) جو "اتحاد میں دو پارٹیوں میں سے بڑی پارٹی ہے" میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اسرائیل کے وزیر اعظم شمیر نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ اسرائیلی اور فلسطینی آپس میں قاہرہ میں گفت و شنید کریں گے لیکن پارلیمنٹ میں کہا گیا ہے کہ ہم لوگ امریکہ کی عزت تو کرتے ہیں لیکن یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم کسی دباؤ کے ماتحت اپنے ملک کے متعلق فیصلے نہیں کیا کرتے۔ یہ بات وزیر مواصلات نے کہی جو عام طور پر متحمل مزاج سمجھے جاتے ہیں اور شمیر کے قریبی ساتھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات پر بحث تو کریں گے لیکن بحث شروع تو کی جا سکتی ہے۔ اس کا ختم کرنا کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ان کے خیال میں

باقی صـ۸ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو

یوسف سہیل شوق

محترم شیخ مبارک احمد صاحب

۵۸ سال سے مسلسل دینی خدمات کا ایک تذکرہ

۳۲-۱۹۳۳ء سے لے کر ۱۹۹۰ء تک کے طویل عرصے پر پھیلی ہوئی متحرک فعال اور سرگرم زندگی دینی خدمات کا ایک طویل ریکارڈ رکھتی ہے ۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب ان خوش نصیب خادمان دین میں سے ہیں جن کو ۲۲، ۲۳ سال کی عمر سے لے کر آج تک جب کہ ان کی عمر ۸۰ سال ہونے کو آئی ہے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خدمت دین کا ایک طویل عرصہ عطا فرمایا ہے۔ آج بھی ان کی صحت اچھی ہے اور وہ خدمت دین میں مصروف ہیں۔

گزشتہ دنوں محترم شیخ مبارک احمد صاحب امریکہ سے چند ہفتوں کے لیے پاکستان تشریف لائے۔ محترم شیخ صاحب امریکہ میں مربی انچارج کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اس سے قبل وہ برطانیہ میں امیر و مربی انچارج، مرکز میں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی) سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے علاوہ متعدد دیگر عہدوں پر کام کر چکے ہیں اور اس سے پہلے محترم شیخ صاحب موصوف نے ایک طویل عرصہ مشرقی افریقہ کے ممالک کینیا، تنزانیہ اور یوگنڈا میں خدمات انجام دیں۔ محترم شیخ صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بھی رہے اور ان کا ایک اہم اور یادگار کام ترجمہ قرآن بزبان سواحیلی ہے اپنی زندگی کی تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان کی پیدائش ۱۰ر اکتوبر ۱۹۱۰ء کو ہوئی۔ مقام پیدائش شجاع آباد ضلع ملتان تھا جہاں ان کے والد بزرگوار شیخ محمد دین صاحب پٹواری کے طور پر متعین تھے۔ حضرت شیخ محمد دین صاحب نے ۱۹۰۵ء میں بیعت کی۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب پانچ بہنیں اور پانچ بھائی ہیں۔ شیخ صاحب ان میں سب سے بڑے ہیں۔

۱۹۱۸ء میں ان کے والد محترم نوکری چھوڑ کر قادیان آ گئے۔ چنانچہ وہاں آکر شیخ صاحب تیسری جماعت میں داخل ہوئے۔ شیخ صاحب نے بتایا کہ وہاں پر ہمارے استاد ماسٹر عطا محمد صاحب تھے جو محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے والد بزرگ تھے۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔ شیخ صاحب نے بتایا کہ جب وہ چوتھی کلاس میں آئے تو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب حال ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ بھی کلاس میں داخل ہوئے اور ان کی کلاس میں آمد پر کلاس میں لڈو تقسیم کیے گئے۔ چوتھی جماعت کے بعد شیخ صاحب نے مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ یہاں مولوی فاضل پاس کرتے تک دس سال کا عرصہ گزارا۔ جس کے بعد جامعہ احمدیہ میں تربیتی کلاس میں داخلہ لیا اور دو سال تک تربیت حاصل کی۔ اس کلاس میں سے تین طلباء آخری مرحلے تک پہنچے۔ ان میں شیخ صاحب کے علاوہ محترم مولوی محمد سلیم صاحب اور محترم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل تھے۔

خدمت دین کے عملی میدان میں سب سے پہلی تقرری ۳۳-۱۹۳۲ء میں لدھیانہ میں ہوئی۔ اس شہر میں اپنی تقرری کو نیک شگون جانا۔ وہاں نہایت اچھے رنگ میں دینی خدمات کی توفیق ملی۔ چنانچہ حضرت فضل عمر نے ۱۹۳۳ء میں جلسہ سالانہ کی تقریر کے موقعہ پر محترم شیخ صاحب کی اعلیٰ کارکردگی کا ذکر بھی فرمایا۔ جنوری ۱۹۳۴ء میں آپ کو سری نگر بھیجا گیا۔ جہاں ایک بڑا دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ وہاں جاتے ہی چند دنوں کے بعد شیخ صاحب بیمار ہو گئے حضور حضرت فضل عمر کو قادیان اطلاع ہوئی تو حضور بیماری کا اصل سبب سمجھ گئے اور بذریعہ تار حکم فرمایا۔

TAKE RICE AND TAKE TEA WITHOUT MILK

(یعنی چاول کھاؤ اور بغیر دودھ کے چائے پیو)

محترم شیخ صاحب فرماتے ہیں میں نوجوان اور ناسمجھ تھا میں نے جوابی تار اس مضمون کی روانہ کر دی کہ

UNABLE TO EAT RICE AND TAKE TEA WITH OUT MILK

یعنی میں چاول نہیں کھا سکتا اور بغیر دودھ کی چائے نہیں پی سکتا۔ سری نگر کی خفیہ پولیس نے نجانے ان تاروں میں کیا مضمون پوشیدہ پایا کہ گورنر عطر سنگھ نے محترم شیخ صاحب کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ مولانا! آپ یہ کیا تاریں دے رہے ہیں۔ شیخ صاحب نے ساری بات عرض کی۔ مگر گورنر عطر سنگھ مطمئن نہ ہوئے۔ اور دو دن کے بعد حکومت کشمیر کی طرف سے حکم ملا کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر کشمیر سے نکل جاؤ۔ واپس قادیان پہنچے حضرت فضل عمر نے ازراہ شفقت رات کے کھانے پر مدعو فرمایا اور سارا قصہ سنا۔ حضور بڑے محظوظ ہوئے۔ یہ دعوت حضرت سیدہ اُمّ طاہر (اللہ آپ سے راضی ہو) کے مکان پر ہوئی۔ حضرت سیدہ موصوفہ کے ہاتھ کے پکے ہوئے کھانے کی لذت، شیخ صاحب نے فرمایا کہ آج بھی یاد ہے۔ اس کے بعد کچھ عرصہ لاہور میں خدمت دین کا موقع ملا اس کے بعد چند ماہ لائل پور (حال فیصل آباد) میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے ساتھ بطور زیر تربیت مربی بھی کام کیا۔ اس کے بعد حضرت فضل عمر کے حکم پر نیروبی کے لیے روانہ ہوئے۔

نومبر ۱۹۳۴ء میں قادیان سے روانہ ہو کر بذریعہ سمندری جہاز تکلیوا TAKLIWA ممباسہ پہنچے۔ وہاں سے نیروبی گئے۔ ان دنوں مشرقی افریقہ کے علاقوں میں ہندوستان سے گئے ہوئے بے شمار لوگ آباد تھے۔ ساری تجارت اور حکومت انگریزوں کی ماتحتی میں ہندوستانیوں کے ہاتھ میں تھی۔

اس موقع پر آپ کو قرآن کریم کا سواحیلی ترجمہ کرنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۳۶ء سے لے کر ۴۳-۱۹۴۲ء تک آپ تنہا یہ کام کرتے رہے اس وقت آپ کے ساتھ اور کوئی مددگار نہ تھا۔ ۱۹۴۴ء میں یہ ترجمہ سواحیلی زبان کے ایک مسلمان عالم جن کا تعلق زنجبار سے تھا یعنی شیخ عبداللہ الصالح ان کو بھیجا گیا جنہوں نے اس کے معیار کو سراہا۔ اس کے علاوہ سواحیلی کے دو اور علماء نے بھی اس ترجمے کی تعریف کی۔ اور ترجمے کی بہتری کے لیے اہم مشورے دیئے۔ یہ ترجمہ ۱۹۵۳ء میں شائع ہوا۔ اس ترجمہ میں محترم شیخ عمری عبیدی صاحب نے بھی نظر ثانی کی اس کا معیار بلند کرنے میں اہم حصہ لیا۔ بعد میں اس میں نوٹس کا اضافہ کرنے کا خیال پیدا ہوا چنانچہ نوٹس کی تیاری میں محترم مولوی محمد منور صاحب اور دوسرے احباب نے مدد کی آخری مرحلے پر چھپائی کے وقت شیخ عمری عبیدی صاحب اور مولانا منور صاحب شیخ مبارک احمد صاحب کے ساتھ اکٹھے ہوئے اور ایک بار پھر جامع طور پر نظر ثانی ہوئی۔ نوٹس لکھنے میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور مکرم مولوی عنایت اللہ خلیل صاحب نے بھی قابل قدر خدمات انجام دیں۔

۲۷ سال تک بطور رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۶۲ء میں محترم شیخ صاحب ربوہ واپس آئے۔ اور اپریل ۱۹۷۹ء تک مرکز سلسلہ میں بطور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی) سیکرٹری حدیقۃ المبشرین سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن، ممبر صدر انجمن احمدیہ ممبر وقف جدید خدمات انجام دیں۔ بیت الاقصیٰ کی تعمیر اور خلافت لائبریری کی تعمیر آپ ہی کی نگرانی میں ہوئی۔ بعد ازاں ۴ر اپریل ۱۹۷۹ء سے آپ امیر و مربی انچارج برطانیہ مقرر ہوئے۔ جہاں پر آپ کا خاص کام یہ رہا کہ آپ نے ملک بھر میں ۱۱ مشن ہاؤسز قائم کیے۔

جولائی ۱۹۸۳ء میں آپ کی تقرری امیر و مشنری انچارج امریکہ کی گئی۔ جہاں آپ ۲۶ر جون ۱۹۸۹ء تک امیر و مشنری انچارج رہے۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایم اے کو حضور نے امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ مقرر فرمایا اور محترم شیخ صاحب امریکہ کے مربی انچارج ہوئے۔

شیخ صاحب نے بتایا کہ ۱۹۸۳ء میں جب میں نے امیر جماعت امریکہ کی حیثیت سے چارج سنبھالا تو جماعت کا بجٹ (چندہ عام و وصیت) ۳ لاکھ ڈالر سالانہ تھا۔ اور جب ۱۹۸۹ء میں چارج دیا تو یہ بجٹ خدا کے فضل و کرم سے بڑھ کر ۱۵ لاکھ ہو چکا تھا۔

شیخ صاحب نے بتایا کہ ان کے قیام امریکہ کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ نے امریکہ کے دو دفعہ دورے فرمائے۔ احباب جماعت نے جس محبت، عقیدت اور خلوص سے حضور کا استقبال کیا۔ اور اپنے مال جانیں اور وقت دیا اس سے امریکہ کے احمدی احباب کی زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم رونما ہو چکا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ حضور کے دوروں کے نتیجے میں احمدیت کا جو چرچا امریکہ میں ہوا ہے وہ اگر ہم کروڑوں روپے بھی خرچ کرتے تو ہم سے نہ ہو سکتا۔

الفضل کے بارے میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے بتایا کہ امریکہ میں بھی اور یہاں پاکستان میں بھی میں جس جس جگہ گیا ہوں الفضل بہت زیادہ پسندیدگی سے دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ اس کے مضامین میں تنوع ہے۔ ہلکی پھلکی زبان ہے۔

یہ زبان ایسی ہے جو ہر شخص کو آسانی سے سمجھ آجاتی ہے اور اب الفضل خود اپنے لیے ایک تحریک بن چکا ہے

آخر میں محترم شیخ صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ امریکہ جا کر الفضل کی توسیع اشاعت کے لیے مزید کوشش فرمائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ایک اور سوونیئر

جشنِ تشکر کے سال کا آغاز ہوا تو دنیا بھر کی احمدیہ جماعتوں نے نہایت حسین و جمیل سوونیئر شائع کرنے شروع کر دیئے۔ ہمیں ایک ملا تو ہم نے کہا بہت خوبصورت ہے۔ بہت اچھا ہے بہت مفید ہے۔ دوسرا ملا تو یوں معلوم ہوا کہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہے اور مفید ہے اور جوں جوں یہ سوونیئر ملتے چلے گئے ہمارا یہ احساس بڑھتا گیا کہ ان کی ترتیب و تزئین اور طباعت میں بہتر سے بہتر چیز دیکھنے میں آنے لگی۔

اب سب سوونیئروں کو اکٹھا رکھ کے دیکھتے ہیں۔ تو نہیں کہہ سکتے کہ کونسا سوونیئر دوسرے سوونیئروں سے بہتر ہے۔ اب حال ہی میں ایک اور جماعت کی طرف سے سوونیئر ملا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ سب پر سبقت لے گیا ہے لیکن جیسا ہم نے پہلے کہا ہے سب سوونیئر حسین و جمیل، مفید اور دلکش اور دلفریب ہیں۔ کسی کو کسی پر ترجیح نہ دی جا سکتی ہے نہ دینے کی ضرورت ہے اب جو سوونیئر ملا ہے یہ دراصل دو حصے ہیں ایک حصہ اردو کا دوسرا انگریزی کا لیکن یہ دونوں حصے الگ الگ شائع کئے گئے ہیں۔ اردو حصے کی ترتیب و تزئین محمد کریم الدین صاحب شاہد اور خورشید احمد صاحب انور نے کی ہے اور اپنی اس کوشش کے لئے یہ ہماری مبارکباد کے مستحق ہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضور کے چاروں جانشینوں کے بعض پیغامات یا تحریروں کے اقتباسات پیش کئے گئے ہیں اور ہر اقتباس کے ساتھ تصویر شامل ہے۔ حضرت امام جماعت (الرابع) کا وہ پیغام جو جشنِ تشکر کے موقعہ پر ساری دنیا کو دیا گیا۔ شاملِ اشاعت ہے جیسا کہ احباب جانتے ہیں حضرت امام جماعت (الثالث) نے جماعت کو ایک موٹو دیا تھا۔

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"۔

اس ماٹو کا مفہوم کیا ہے اور اس کی اہمیت کو ہم کس طرح جانچ سکتے ہیں اس بات کے متعلق صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا مضمون قابل غور ہے۔ ملکی عمائدین میں سے بہت بڑے بڑے لوگوں نے پیغامات بھیجے وہ بھی شاملِ اشاعت ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ، حضرت امام جماعت اوّل۔ دوئم ثالث اور رابع کے تعارف کے لئے محمد کریم الدین صاحب شاہد۔ مکرم منیر احمد صاحب خادم، مکرم مولانا بشیر احمد صاحب، اور مکرم خورشید احمد صاحب انور اور مکرم محمد انعام غوری صاحب نے کسی قدر مفصل مضمون تحریر فرمائے ہیں۔ محترم و مکرم ملک صلاح الدین صاحب نے اپنے ساتھیوں کی بود و باش کا ذکر کیا ہے۔ محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب نے چاند اور سورج گرہن پر ایک مضمون تحریر فرمایا ہے اور عمومی رنگ میں تحریکِ جدید۔ وقف جدید اور لجنہ اماء اللہ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا تعارف کروایا گیا ہے۔

جہاں تک نظم کے حصہ کا تعلق ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت امام جماعت ثانی، ثالث اور رابع اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ، مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس مکرم عبدالرحیم صاحب راٹھور مکرم عبدالحمید صاحب عاجز۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور نسیم سیفی کی نظمیں شاملِ اشاعت ہیں۔ تصاویر بلیک اینڈ وائٹ بھی ہیں اور رنگین بھی۔ افراد کی بھی اور گروپوں کی بھی اور دنیا بھر میں مختلف مقامات پر بیت الحمد کی تصاویر بھی شاملِ اشاعت ہیں۔ تصویریں اپنی ذات میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے جماعت کے افراد اور جماعتوں کی کارکردگی از خود بول اٹھے ہیں۔ انہیں کسی ایسی تعریف یا وضاحت کی ضرورت نہیں جو الفاظ میں کی جائے

سوونیئر خدا کے فضل سے نہایت اچھے گٹ اپ کے ساتھ نہایت مفید مضامین کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ہم ہر اس شخص کو مبارکباد پیش کرتے جس نے اس کی ترتیب و تدوین و تزئین اور طباعت اور اس کے بعد اشاعت میں حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔

(ن۔س)

آیئے ہم نیکیوں میں شراکت کیلئے دنیا کے تمام مذاہب سے رابطہ پیدا کریں، اور مل جل کر دنیا کو امن کا گہوارہ بنا دیں، نیکیوں میں اشتراک عمل ہی ہم سب کے دل کے سکون اور اطمینان کا باعث بن سکتا ہے۔

ناصرہ بیگم اہلیہ مسعود احمد خورشید

کراچی

ایک نکاح

میری والدہ محترمہ قادیان میں میرے بچپن کے زمانہ میں خدا کو پیاری ہو گئی تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں میرے والد صاحب محترم بابو عبدالغفور صاحب پوسٹ ماسٹر جو کہ ایبٹ آباد اور اس کے ملحقہ علاقوں میں سروس کرتے تھے اور بوجہ علالت طبع ریٹائر ہو کر محلہ دارالفضل قادیان میں اپنے گھر مقیم تھے جنوری ۱۹۳۸ء میں وہ بھی خدا کو پیارے ہو گئے۔ ہم دو بہن بھائی تھے جن کی کفالت ہمارے ماموں حضرت منشی نور محمد صاحب جو کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ کی آپ پر بیشمار رحمتیں اور برکتیں ہوں) کے رفقاء میں سے تھے کے سپرد ہوئی میری عمر اس وقت ۱۶ سال تھی۔ حضرت ماموں کی ولایت میں میرے نکاح کی تجویز محترم مسعود احمد صاحب خورشید سے ہوئی جو اس وقت کوئٹہ میں ملازمت کرتے تھے۔ بعض حالات کی وجہ سے خورشید صاحب نکاح کروانے کے لئے قادیان نہ آسکے اور انہوں نے بھی اپنی طرف سے اپنے پھوپھا حضرت منشی نور محمد صاحب کو نکاح کے وقت ایجاب قبول کرنے کے لئے وکیل مقرر کر دیا۔ جب نکاح پڑھانے کیلئے فارم حضرت فضل عمر کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا تو حضور نے فرمایا کہ منشی صاحب ایک ہی آدمی دو طرف سے نہیں ہو سکتا (یعنی ولی بھی اور وکیل بھی) نیز فرمایا کہ قوم کے یتیم بچے قوم کی امانت ہوتے ہیں۔ اس لڑکی کے والدین فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ دونوں بچے میری کفالت میں ہیں۔ (میں اور میرا خورد سال بھائی) اور ویسے بھی جماعت کا امام ہونے کی وجہ سے بھی میں لڑکی کا جائز ولی ہوں اس لئے میں اپنی ولایت میں اس نکاح کا اعلان کروں گا۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں۔ ماموں جان فرمایا کرتے تھے کہ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ حضرت امام جماعت خود ولی ہو کر نکاح کا اعلان فرما رہے ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۵ فروری ۱۹۴۲ء بروز بدھ بیت المبارک قادیان میں حضور نے میرے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور حضور کی ولایت میں نکاح ہونے پر ہمارے گھر کے سب افراد بے حد خوش تھے۔ حضور نے نکاح کے خطبہ میں یتیموں کے حقوق کے متعلق معارف بیان فرمائے۔

اس کے بعد شادی کی تاریخ ۱۱ رمئی ۱۹۴۲ء مقرر ہوئی۔ مکرم خورشید صاحب کے والد محترم حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اُن دنوں میں حضرت فضل عمر کی اراضیات واقع محمود آباد سندھ میں بطور مینیجر کام کرتے تھے اور یہ وقت کپاس کی چنائی اور فروخت کا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ شادی میں شمولیت کے لئے چھٹی لے کر نہ آسکے اور حضور نے فرمایا کہ میں خود شادی میں شامل ہو جاؤں گا۔ لیکن حضرت ماموں جان کو علم نہ تھا کہ حضور نے باوجود مصروفیات کے شادی میں خود شامل ہونے کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے حضور کو اطلاع نہ دی۔ ہماری رہائش اُن دنوں محلہ دارالرحمت قادیان میں تھی۔ شادی والے دن حضرت اُمِّ ناصر احمد صاحبہ کے گھر حضرت پیر منظور محمد صاحب (موجد قاعدہ یسرنا القرآن) کی ایک عورت مریم صاحبہ نے ذکر کیا کہ میں منشی نور محمد صاحب کی بھانجی ناصرہ بیگم کی شادی میں شمولیت کے لئے جا رہی ہوں۔ اُس وقت حضرت فضل عمر حضرت اُمِّ ناصر احمد صاحبہ کے صحن میں ٹہل رہے تھے حضور نے جب شادی کے متعلق سنا تو اُس عورت سے تفصیل دریافت کی کہ کب شادی ہو رہی ہے اور ہم کو تو اطلاع نہیں دی گئی۔

زہے نصیب۔ حضور نے حضرت اُمِّ ناصر احمد صاحبہ کو فرمایا کہ ہم بھی شادی میں شامل ہوں گے کیونکہ میں نے نکاح بھی اپنی ولایت میں پڑھایا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ اُمِّ طاہر احمد صاحبہ کو بھی اطلاع کر دی جائے اور بچیاں بھی ساتھ چلیں ڈرائیور کو بھی اطلاع دیدی جائے کہ دو گاڑیوں کا انتظام رکھے میں نماز پڑھا کر آتا ہوں اور ہم سب شادی میں شامل ہوں گے چنانچہ اچانک حضور ہمارے مکان پر تشریف لے آئے گھر میں بہت سے مہمان موجود تھے۔ ایک کمرہ میں شادی کی تقریب کا انتظام تھا اس میں حضور تشریف فرما ہو گئے اور دوسرے کمرہ میں بیگمات کے لئے انتظام کیا گیا۔ رونق

باقی ص۶ کالم ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبدالحکیم

ایک واقعہ

اگست ۱۹۴۷ء تک شام چوراسی ضلع ہوشیار پور میں میری جنرل اسٹور کی دکان تھی اور میں اپنے کاروبار کے سلسلہ میں اکثر امرتسر جانا تھا۔

غالباً ۱۹۴۲ء کا واقعہ ہے۔ بعد دوپہر میں امرتسر جانے کے لئے شام چوراسی سے بذریعہ لاری جالندھر روانہ ہوا۔ جالندھر پہنچ کر امرتسر جانے والی بس میں سوار ہوا۔ بس امرتسر کو روانہ ہوئی تو رات شروع ہو چکی تھی۔ مسافر راستہ میں مختلف مقامات پر اپنی منزل پہ اُترتے جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے بس میں کافی جگہ خالی ہو گئی۔ لہذا میں اپنے جوتے اُتار کر آرام سے سیٹ پر بیٹھ گیا۔

میرا جوتا چونکہ نیا تھا اس لیے جب بھی کوئی مسافر اُترتا تھا۔ میں اپنے پاؤں پھیلا کر اطمینان کر لیتا کہ کیا جوتا موجود ہے؟۔ جب لاری جنڈیالہ کے سٹاپ پر پہنچی۔ جنڈیالہ شہر امرتسر سے فقط دس بارہ میل کے فاصلہ پر ہے تو میں اپنا جوتا چیک نہ کر سکا۔

امرتسر کے سٹاپ پر جب بس رُکی تو جوتا پہننے کے لیے میں نے ٹٹولا۔ مجھے معلوم ہوا کہ میرے جوتے کا ایک پاؤں غائب ہے میں نے تلاش کی غرض سے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی مگر بے سود اچانک بس کے پچھلے حصے سے کسی اور ہی جوتے کا ایک پاؤں جو کہ نہایت ہی بوسیدہ حالت میں تھا۔ برآمد ہوا۔ اس سے مجھے یہ خیال آیا کہ جنڈیالہ پہ اُترنے والے کسی مسافر نے غلطی سے اور جلدی میں میرے جوتے کا ایک پاؤں پہنا اور چل دیا۔ میرا جوتا چونکہ بالکل نیا تھا اس لئے اس کے ایک پاؤں تبدیل ہو جانے کا بے حد افسوس تھا میں نے سوچا کہ اگر جوتے کا ایک پاؤں نیا ہو اور دوسرا پرانا اور بوسیدہ حالت میں ہو تو کتنا مضحکہ خیز لگے گا۔

اس لیے میں نے ارادہ کیا کہ جوتے کا پاؤں ضرور تلاش کروں۔ تلاش کرنے کیلئے صرف یہی ٹارگٹ تھا کہ جنڈیالہ پر کوئی مسافر اُترا جو کہ غلطی سے اور جلدی میں ایک پاؤں تبدیل کر کے لے گیا۔

میں اس سے پہلے کبھی جنڈیالہ نہ گیا تھا اور مجھے یہ بھی علم نہ تھا کہ اس شہر کی کتنی آبادی ہے؟ بہر حال رات میں نے امرتسر میں بسر کی اور دوسری صبح اپنے ارادہ کو مضبوط کر کے پانچ آنے کا ٹکٹ خرید کر جنڈیالہ جانے والی بس پر سوار ہو گیا۔ اور یہ بس پینتالیس (۴۵) منٹ میں جنڈیالہ پہنچ گئی۔ سڑک کے کنارے اڈہ پر کچھ دکانیں تھیں۔ اُن دکانداروں سے دریافت کیا کہ کیا کوئی دکاندار مسافر جالندھر سے آیا ہے۔ جس نے غلطی سے میرے ساتھ جوتے کا پاؤں تبدیل کر لیا۔ مگر کوئی پتہ نہیں چلا۔ بلکہ دوکانداروں کا یہ کہنا تھا کہ اس اڈہ پر تو چند دکانیں ہیں۔ اصل شہر تو چار (۴) فرلانگ کے فاصلے پر ہے۔ جہاں پہ کئی ہزار آبادی ہے اور کئی بازار ہیں۔ آپ کس طرح اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ مگر ان لوگوں کی گفتگو میرے ارادہ کو تبدیل نہ کر سکی۔ اور میں نے اللہ سے دعا کر کے شہر کا رُخ کیا۔ پہلے تو اڈہ تانگہ پہ مختلف لوگوں سے دریافت کیا۔ پھر شہر میں داخل ہو گیا۔

جنڈیالہ شہر کی اکثریت آبادی ہندو تھی ایک بازار جو کہ ٹھٹھیارہ بازار کے نام سے مشہور تھا جہاں پختہ برتن بنانے کا کام ہوتا تھا۔ انہوں نے جوتے کے پاؤں کو دیکھ کر کہا کہ ہم لوگ ایسا جوتا نہیں پہنتے۔ آپ بھابھڑہ بازار جائیں۔ اور وہاں پتہ کریں۔ (بھابھڑہ قوم ہندوؤں کی ایک تاجر قوم ہے) وہاں پہنچا تو اُن لوگوں نے پھر مجھے ٹھٹھیارہ بازار بھیج دیا کئی بازاروں میں پتہ کیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔

اسی دوران کچھ نوجوان جو میرے ہم عمر تھے جمع ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ ہم منادی کروا دیتے ہیں تاکہ جوتا تبدیل کرنے والے صاحب کا پتہ چل سکے۔ میں چونکہ اپنے مشن کی کامیابی کا خواہاں تھا۔ لہذا میں نے ان کی تجویز کو تسلیم کر لیا۔ ان میں سے ایک نوجوان فوراً منادی کرنے والے کا پتہ کرنے چلا گیا۔ وہ جلد ہی واپس آگیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ کے جوتے کے پاؤں کا پتہ چل گیا ہے۔ اُس نے بتایا کہ میں منادی والے کے گھر کے بارے میں معلوم کرنے کی غرض سے ایک حلوائی کی دکان پہ گیا اور اُس حلوائی کو منادی کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ یہ بات سن کر اس حلوائی نے کہا کہ فلاں صاحب جو کہ کپڑے کے تاجر ہیں رات کو لاری سے اُتر کر چند منٹ میرے پاس بیٹھے تھے۔ اور بیان کرنے لگے کہ میں ابھی ابھی جالندھر سے آیا ہوں اور بس سے اُترتے وقت جلدی میں ایک پاؤں اپنا اور دوسرا کسی دوسرے مسافر کا پہن کر آگیا ہوں۔ یہ بات بیان کرنے کے بعد اس نوجوان اور دوسرے لوگوں نے مجھے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ اس کپڑے کے تاجر کے گھر نہیں جائیں گے۔ اس سے وہ شخص شرمندہ ہو گا۔ اور انہوں نے ایک چھوٹے بچے کو میرے ہمراہ اُس کے گھر بھیج دیا میں نے اس کا جوتے کا پاؤں اُس بچہ کو دیا کہ وہ لے کر گھر کے اندر جائے اور پاؤں تبدیل کرالائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ بچہ پاؤں تبدیل کر کے لے آیا۔ اور وہ ہندو تاجر باہر نہیں آیا۔

اُن نوجوانوں نے یہ کہا کہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں اس لئے آپ اس خوشی میں چار آنے گؤشالہ میں چندہ دے دیں۔ چنانچہ میں نے چار آنے اُن کو دے دیئے۔ اور اللہ کریم کا شکر ادا کیا کہ قوت ارادی کی مضبوطی کی توفیق دی اور مجھے کامیابی عطا کی۔ اور میں تین گھنٹے بعد کاروبار کے سلسلہ میں دوبارہ امرتسر روانہ ہو گیا۔

یاد رفتگان

ڈاکٹر عبدالسمیع - لاہور

ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب

اس دارِ فانی میں جو بھی آیا ایک نہ ایک دن اس نے خدا کے سامنے پیش ہونا ہے۔ جو قانونِ فطرت کے مطابق اپنی پیدائش کے وقت روتا ہے مگر جب ایک طویل خادمانہ زندگی گذار کر اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوتا ہے تو ایک دنیا اسکی وفات پر اسکی جدائی میں روتی ہے میرے بڑے بھائی ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب ۲۲.۱۲.۱۹۸۹ بروز جمعہ صبح پانچ بجے مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔ وہ اپنی زندگی میں محتاجوں، مسکینوں، بیوگان اور یتامیٰ کا بہت خیال رکھتے تھے۔ سلسلہ کے سچے خادم تھے۔ ہر قسم کے چندوں میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیتے تھے۔ اور جہاں تک ہو سکتا تھا بیوت الذکر کی تعمیر و مرمت میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے۔ گھریلو زندگی میں ہر چھوٹا اور بڑا ان کی نصائح اور ہدایات کو قبول کرتا تھا۔ رمضان المبارک کے تمام روزے رکھتے تھے۔ قرآن شریف کی تلاوت اونچی آواز سے انتہائی خوش الحانی سے کرتے تھے۔ وقت کی پابندی کرتے تھے۔ اُنہوں نے امرتسر میڈیکل کالج سے F.M.S. L کا امتحان پاس کیا پھر سرکاری ملازمت کرنے لگے اور جب ۲۵ سال پورے ہو گئے تو پنشن لے لی۔ اور پھر راولپنڈی میں پریکٹس کرنے لگے۔ ان کو پیدل چلنے کا بہت شوق تھا۔ تانگہ اور موٹر کی سواری صرف مجبوری کے وقت ہی کرتے تھے۔ بیت الذکر کی رونق تھے اور اکثر تمام نمازیں بیت الذکر میں ہی ادا کرتے۔ نمازِ تہجد بہت پابندی سے ادا کرتے تھے۔ جب تک جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ میں ہوتا رہا ہر سال اس میں شامل ہوتے تھے۔ خدمتِ خلق کا جذبہ آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا آپ بہت سے اوصافِ حمیدہ کے حامل تھے۔ ہر ایک کے دکھ، درد اور خوشی میں شریک ہوتے تھے۔ آپ تحریکِ جدید دورِ اوّل میں شروع میں ہی شامل ہوئے اور اُسکا چندہ ادا کرتے تھے۔

آپ بہت نیک مخلص دعا گو مہمان نواز تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے ہم پانچ بہن بھائی ہیں ہمارے بڑے بھائی اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ اب ہمارے بڑے بھائی ہم میں موجود نہیں ہیں اور وہ پیارا اور بابرکت وجود ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ راولپنڈی میں ہی ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی گئی اور وہ وہیں پر دفن ہوئے۔ درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو بلند درجات عطا فرمائے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں اُنکے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازے۔

بقیہ : صـ۵ سے آگے

دو بالا ہو گئی اس تقریب کے بعد حضور صحن میں تشریف لا گئے۔ مجھے اور خورشید صاحب کو وہاں بلوا لیا۔ اور حضور نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر پیارے انداز میں چند نصیحتیں فرمائیں۔ اور خورشید صاحب کو شفقت سے فرمایا کہ دیکھو یہ ہماری بیٹی ہے اس کا بہت خیال رکھنا اور فرمایا کہ اگرچہ ہمیں اطلاع نہیں دی گئی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے شمولیت کا سامان کر دیا۔ پھر حضور نے وہیں کھڑے کھڑے لمبی دعا کروائی۔

(ناصرہ بیگم اہلیہ مسعود احمد خورشید کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ اپنے نیک مقصد میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کریں۔

عطاء المنعم راشد کہتے ہیں،

میں جب پہلی دفعہ قادیان گیا تو اُس وقت میری عمر صرف ۱۸ ماہ تھی۔ اسلئے میں کچھ یاد نہ رکھ سکا۔ لیکن گذشتہ سال دسمبر میں جب میں قادیان گیا تو ہر چیز بڑے غور سے دیکھی تاکہ سب کچھ اچھی طرح سے یاد رکھ سکوں۔

قادیان میں سب سے پہلی جگہ جہاں میں گیا وہ بہشتی مقبرہ تھا۔ وہاں سب سے پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مزار پر، پھر حضرت امام جماعت (الاوّل) کے مزار پر اور اسکے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی والدہ صاحبہ کے مزار پر دعا کی۔

قادیان میں ہم جوبلی کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ جلسہ میں تقریباً سات ہزار احباب شامل ہوئے۔ مجھے جلسہ کی کارروائی سننے کا بہت مزہ آیا۔ جلسہ کے تیسرے دن صبح سے رات تک خوب بارش ہوتی رہی۔ بارش کی وجہ سے جلسہ کھلی جگہ میں نہ ہو سکا۔ مردوں کا جلسہ بیت اقصیٰ میں اور عورتوں کا بیت مبارک میں ہوا۔ اُس دن یعنی ۲۰ دسمبر کو میری ساتویں سالگرہ کا دن تھا۔ اسلئے میں اس دن بیت الدعا جاکر اپنے لئے دعا کرنا چاہتا تھا مگر لوگوں کا وہاں اس قدر ہجوم تھا کہ میں اپنی خواہش پوری نہ کر سکا۔ جس کا مجھے افسوس ہوا۔

جلسہ ختم ہونے کے بعد اگلے دن میں قادیان کے کچھ اور مقامات دیکھنے گیا۔ سب سے پہلے بیت مبارک دیکھی۔ پھر وہاں سے بیت اقصیٰ دیکھنے گیا۔ بیت اقصیٰ میں میں نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے والد کا مزار دیکھا۔ اسکے علاوہ وہ جگہ بھی دیکھی جہاں کھڑے ہو کر حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خطبۂ...... ارشاد فرمایا تھا۔ اسی طرح وہ تاریخی کنواں بھی دیکھا جس کے اوپر چھت ڈال کر اب نلکا لگا دیا ہوا ہے۔ اسکے بعد قادیان کے منارہ کی چوٹی تک گیا۔ اس کی سیڑھیاں گنیں۔ اسکی کل ۹۴ سیڑھیاں ہیں۔ چوٹی پر پہنچ کر میں نے جتنی اونچی آواز میں ہو سکا خدا کا نام بلند کیا۔ میرے ابّا جان نے اس پر مجھے انعام دیا۔

میں نے صد سالہ جشنِ تشکر کی نمائش بھی دیکھی۔ مغرب کا وقت ہو گیا تھا۔ اس لئے بیت مبارک میں نماز پڑھی۔ اور اس کے بعد بیت الدعا میں نفل پڑھنے کیلئے گیا۔ میں قادیان کے قیام کے دوران بہت دفعہ بیت الدعا گیا۔ کبھی ابا جان کے ساتھ، کبھی امی جان اور بہنوں کے ساتھ اور کبھی اکیلا بھی۔ ایک دن اپنی امی جان اور بہنوں کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کی نمائش دیکھنے بھی گیا۔ اسکے علاوہ میں نے وہ مکان بھی دیکھا جہاں ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان میں اپنی امی جان کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

وہ کمرہ بھی جسمیں سرخ سیاہی کے چھینٹے پڑے تھے۔ اُس کمرہ میں دو نفل پڑھے۔ جہاں جلسہ کے مہمانوں کیلئے کھانا تیار ہوتا تھا وہ جگہ بھی دیکھی۔ پہلی دفعہ بڑی بڑی دیگیں دیکھیں جن میں سالن اور چاول پکائے جا رہے تھے وہ تنور بھی دیکھے جہاں روٹیاں لگائی جا رہی تھیں۔

قادیان میں میں چار شادیوں میں شامل ہوا جن میں دو بین الاقوامی تھیں۔ ایک شادی میں دولہا کینیڈا کا اور دلہن انڈیا کی تھی۔ دوسری میں دولہا جرمن اور دلہن انڈین تھی۔ مجھے ان شادیوں میں شرکت کا بہت مزا آیا۔ کیونکہ پہلی دفعہ انڈین شادیوں میں شامل ہوا تھا۔

ایک اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ زندگی میں پہلی دفعہ میں نے خود اکیلے شاپنگ کی۔ میرا قیام مہمان خانہ میں تھا۔ میں وہاں سے پیسے اپنی جیب میں ڈال کر قریب ہی ایک احمدی کی دوکان پر گیا اور وہاں سے ۴ روپے میں ۲۵۰ گرام مونگ پھلی خرید کر لایا۔

جب ہم مہمان خانہ میں تھے تو ایک انکل دن میں تین وقت کا کھانا ہمیں ہمارے کمرہ میں دے کر جاتے تھے۔ جو کھانا مجھے وہاں سب سے زیادہ پسند آیا وہ دال تھی۔

ایک دن ہم صبح لدھیانہ گئے اور شام کو واپس آ گئے۔ ہم "دار البیعت" دیکھنے گئے تھے۔ وہاں جو کمرہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ بیت الذکر کے طور پر استعمال کرتے تھے اس کمرہ میں ہم سب نے دو۔ دو۔ نفل پڑھے اور جس کمرہ میں بیعت لی تھی ہم سب نے اجتماعی دعا کی۔ اسکے بعد وہاں کچھ تصاویر بھی لیں۔ اسکے علاوہ ہم نے بیت اقصیٰ، بیت مبارک اور بہشتی مقبرہ اور بیت الدعا کے سامنے بھی تصویریں لیں۔ اسی طرح اُن انکل کے ساتھ بھی میں نے تصویر اتروائی جو ہمارے لئے کھانا لاتے تھے تاکہ اُن کو یاد رکھ سکوں۔

قادیان سے لاہور واپس آتے ہوئے ہم امرتسر سے گذرے تو وہاں رک کر "گولڈن ٹمپل" دیکھا اور اسکا "ویو کارڈ" (VIEW CARD) بھی خریدا۔ جب ہم قادیان سے واپس آ رہے تھے تو میں بہت اداس تھا۔ جتنی جگہیں اب تک میں نے دیکھی ہیں۔ قادیان اُن سب سے زیادہ اچھا لگا ہے۔

اخبار احمدیہ

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک عبدالقیوم صاحب کی والدہ محترمہ صفیہ خانم صاحبہ (اہلیہ مولوی عبدالکریم خان صاحب آف کنری سندھ) مورخہ ۱۸ مارچ بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئیں۔

موصوفہ مکرم ذرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت ناروے کی خالہ اور ڈاکٹر رحمت اللہ خان صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ وفات کے وقت عمر ۶۵ سال تھی۔ آپ کا جنازہ بعد نماز مغرب بیت المبارک میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے ۴ بیٹے اور ۴ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری عطا محمد صاحب کی بیٹی عزیزہ سمیرا عطا کی شادی عزیز منصور احمد صاحب ابن میاں نور دادا صاحب ساکن کھاریاں شہر کے ساتھ ۱۳ فروری ۱۹۹۰ء کو نصیرہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں انجام پائی۔ مکرم وسیم احمد صاحب شمس مربی اسلام آباد نے نکاح پڑھا۔ اور مکرم چوہدری نذر محمد صاحب نذیر گوئیکی نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ مبارکہ بشیر بنت مکرم مرزا بشیر احمد صاحب ناصر آباد ربوہ نے امسال ایم۔اے عربی فائنل (پنجاب یونیورسٹی) کے امتحان میں ۷۳۰/۱۰۰۰ نمبر لے کر تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

اعلان نکاح

مکرم عبدالحکیم صاحب ڈوگر ڈیفنس سوسائٹی لاہور کی صاحبزادی عزیزہ طیبہ فرحت صاحبہ کا نکاح مکرم کریم احمد صاحب کیلیفورنیا امریکہ کے ساتھ مورخہ ۱۵ مارچ کو ایواری ہوٹل لاہور میں مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ طیبہ فرحت حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھارہ رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک کرے۔

معیاری ہومیوپیتھک....

پوٹنسیاں | مرکبات (پیٹنٹ ادویات) | مدر ٹنکچر | گولیاں | ٹکیاں | ملک شوگر

اور کتب تھوک و پرچون دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی
گولبازار ربوہ
فون ۷۷۱
۶۰۶
۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت

تحریک جدید کے وسعت پذیر فرائض سے عہدہ برآ ہونے کے لیے ہمیں پہلے سے کہیں زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اسی لئے ہمارے محبوب امام نے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء میں جماعت کو بروقت تیاری کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سال کو خدا تعالیٰ نے تحریک جدید میں بھی ایک سنگِ میل بنا دیا ہے۔ اور غیر معمولی اضافہ بتا رہا ہے۔ کہ (اگر اللہ نے چاہا تو) آئندہ صدی میں اسی طرح ہمیشہ غیر معمولی اضافے ہوتے چلے جائیں گے"

"امیر اپنے ماتحت شعبوں کو بیدار رکھے اور تربیت دے کام کرنے والوں کو کہ وہ امیر کی توجہ کے بغیر بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اپنی ضمیر کی روشنی سے کام کرنے کی عادت ڈالیں .... وہ یہ سمجھ رہے ہوں۔ کہ سارا بوجھ ہم پر ہے ہم خدا کے سامنے جواب دہ ہیں"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

بقیہ از صفحہ ۳ سے آگے

لکوڈ پارٹی میں جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں ان کی تعداد اس سے زیادہ ہے جتنی کہ پہلے سمجھی جاتی تھی۔

اسرائیلی ٹیلی ویژن نے گذشتہ روز اس بات کا اعلان کیا کہ وزیر اعظم شمیر اس بات کے لئے تیار تھے کہ وہ اور لیبر پارٹی دونوں مل کر امریکہ کی تجویز پر غور کریں۔ لیبر پارٹی نے ایک دن مقرر کر رکھا تھا کہ اس دن تک ان کی اس تجویز پر غور ہو جانا چاہیئے۔ لیکن چونکہ لکوڈ پارٹی کے بعض افراد نے کھل کر مخالفت کی ہے شمیر نے دیگر تین بڑے سیاستدانوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ ان میں سے دو وزیر لیبر پارٹی کے ہیں اور اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ وہ اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ امن کے قیام کے لئے یہ ایک بہت اچھا موقعہ ہے یہ بات پسک رابین جو لیبر پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں نے کہی۔

شمیر کو واشنگٹن کی پبلک نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ جلد فیصلہ کریں۔ لیکن ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پارلیمنٹ کے اندر اور باہر کی بحث تمحیص کے بعد کیا فیصلہ ہو گا۔ یعنی فلسطینیوں کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے حق میں فیصلہ ہو گا یا اس کے خلاف۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون گھر: ۴۳۱، آفس: ۵۲۱

خبریں

ملکی خبریں

○ لاہور ہائیکورٹ نے ۲۰ مارچ کے بعد نئے وزیر اعظم کے انتخاب کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کی درخواست مسترد کر دی۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ درخواست دہندہ نے یہ نہیں بتایا کہ وفاقی حکومت کس قانون کے تحت اسمبلی کا اجلاس بلا سکتی ہے۔

○ متحدہ حزب اختلاف کے ایک وفد نے مصطفیٰ جتوئی کی زیر قیادت صدر اسحٰق سے ملاقات کی اور ان سے مطالبہ کیا کہ امن و امان کے مسئلہ پر کل جماعتی کانفرنس صوبائی کی بجائے قومی سطح پر بلائی جائے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ سے ان کے دفتر میں اہم ملاقات کی جس میں جموں و کشمیر کی بگڑتی ہوئی صورت حال اور افغان مسئلہ کے حوالے سے دفاعی قوت کا جائزہ لیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے صدر غلام اسحٰق سے ملکی صورتحال پر بات چیت کی۔ یہ ملاقات پون گھنٹہ تک جاری رہی۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے وفاقی وزیر برائے امور کشمیر جارج فرنانڈیز مقبوضہ کشمیر کے دورے پر گئے ہیں تاکہ کشمیر کی صورتحال کو کنٹرول میں لانے کیلئے انتظامیہ کے ساتھ بات چیت کر سکیں۔ امکان ہے کہ ان کی اس بات چیت کا دائرہ وسیع کیا جائے گا اور اس ملاقات میں مسلمان راہنماؤں کو بھی شامل ہونے کی دعوت دی جائے گی۔ جمعہ کے روز دس گھنٹے کیلئے کرفیو میں نرمی کی گئی اور کسی ناخوشگوار واقع کی اطلاع نہیں ملی۔

○ بنگلہ دیش میں پر تشدد مظاہروں کی خبریں ملی ہیں۔ کئی سرکاری عمارتوں کو آگ لگا دی گئی اور حکومت مخالف نعرے لگائے گئے۔ یہ مظاہرہ اسوقت شروع ہوا جب فوج نے بعض مظاہرین کو زد و کوب کیا۔ ان مظاہروں کے نتیجے میں ۱۰۰ سے زائد افراد کے زخمی اور تین کے ہلاک ہونے کی خبر ملی ہے۔

○ ہندوستان کے نائب وزیر اعظم مسٹر دیوی لال نے اپنے عہدے سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ ان کے سیاسی معاونین کا کہنا ہے کہ انہیں بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی اسکی بناء پر انہوں نے استعفےٰ دیا ہے۔ تاہم انہوں نے اپنے اس اقدام کی کوئی وجہ بیان نہیں کی۔ گذشتہ انتخابات میں ان کے بیٹے پر انتخابات میں دھاندلی کا الزام لگا کر اس قضیئے کو بہت ہوا دی جا رہی ہے۔ ان کے اس فیصلے سے خطرہ ہے کہ ہندوستان کی مخلوط حکومت کیلئے بہت مشکل پیدا ہو سکتی ہے۔

حیدر آبادی فینسی چوڑیوں کا مرکز
بچوں کے کھلونے۔ کھیلوں کا سامان۔
آرٹیفیشل جیولری اور دیگر ضروریات زندگی دستیاب ہیں
شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ بالمقابل سب تحصیل۔ ربوہ

● نرینہ اولاد سے محروم
● بے اولادی ● اٹھرا
● گرمی ● سوکھا
● گیس
کا علاج کرنے والے

حضرت حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی ملتان

ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
حکیم عبد الحمید اعوان
مطب میں حاضر ہوتے ہیں